ہوں۔[۱] (۱)

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔[۲] (۲)

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔[۳] (۳)

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝۴ اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی)[۴] (۴)

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد

جاتی اور سوئی نکلتی جاتی۔ خاتمے تک پہنچتے پہنچتے ساری گرہیں بھی کھل گئیں اور سوئیاں بھی نکل گئیں اور آپ ﷺ اس طرح صحیح ہو گئے جیسے کوئی شخص جکڑ بندی سے آزاد ہو جائے۔ (صحیح بخاری، مع فتح الباری، کتاب الطب، باب السحر۔ مسلم، کتاب السلام، باب السحر۔ والسنن) آپ ﷺ کا یہ معمول بھی تھا کہ رات کو سوتے وقت سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونکتے اور پھر انہیں پورے جسم پر ملتے، پہلے سر، چہرے اور جسم کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے، اس کے بعد جہاں تک آپ ﷺ کے ہاتھ پہنچتے۔ تین مرتبہ آپ ﷺ ایسا کرتے۔ (صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات)

(۱) فَلَقٌ کے راجح معنی صبح کے ہیں۔ صبح کی تخصیص اس لیے کی کہ جس طرح اللہ تعالیٰ رات کا اندھیرا ختم کر کے دن کی روشنی لا سکتا ہے، وہ اللہ اسی طرح خوف اور دہشت کو دور کر کے پناہ مانگنے والے کو امن بھی دے سکتا ہے۔ یا انسان جس طرح رات کو اس بات کا منتظر ہوتا ہے کہ صبح روشنی ہو جائے گی، اسی طرح خوف زدہ آدمی پناہ کے ذریعے سے صبح کامیابی کے طلوع کا امیدوار ہوتا ہے۔ (فتح القدیر)

(۲) یہ عام ہے، اس میں شیطان اور اس کی ذریت، جہنم اور ہر اس چیز سے پناہ ہے جس سے انسان کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

(۳) رات کے اندھیرے میں ہی خطرناک درندے اپنی کچھاروں سے اور موذی جانور اپنے بلوں سے اور اسی طرح جرائم پیشہ افراد اپنے مذموم ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے نکلتے ہیں۔ ان الفاظ کے ذریعے سے ان تمام سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ غَاسِقٍ، رات، وَقَبَ داخل ہو جائے، چھا جائے۔

(۴) نَفَّاثَاتٌ، مونث کا صیغہ ہے، جو النُّفُوسُ (موصوف محذوف) کی صفت ہے مِنْ شَرِّ النُّفُوسِ النَّفَاثَاتِ یعنی گرہوں میں پھونکنے والے نفوس کی برائی سے پناہ۔ اس سے مراد جادو کا کالا عمل کرنے والے مرد اور عورت دونوں ہیں۔ یعنی اس میں جادوگروں کی شرارت سے پناہ مانگی گئی ہے۔ جادوگر، پڑھ پڑھ کر پھونک مارتے اور گرہ لگاتے جاتے ہیں۔ عام طور پر جس پر جادو کرنا ہوتا ہے اس کے بال یا کوئی چیز حاصل کر کے اس پر یہ عمل کیا جاتا ہے۔

کرے۔[۱] (۵)

سورۂ ناس مکی ہے اور اس میں چھ آیتیں ہیں۔

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔[۲] (۱)

مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾

لوگوں کے مالک کی[۳] (اور) (۲)

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)[۴] (۳)

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾

وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔[۵] (۴)

---

(۱) حسد یہ ہے کہ حاسد، محسود سے زوال نعمت کی آرزو کرتا ہے، چنانچہ اس سے بھی پناہ طلب کی گئی ہے۔ کیوں کہ حسد بھی ایک نہایت بری اخلاقی بیماری ہے، جو نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔

☆- اس کی فضیلت گزشتہ سورت کے ساتھ بیان ہو چکی ہے۔ ایک اور حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بچھو ڈس گیا۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوا کر اس کے اوپر ملا اور ساتھ ساتھ ﴿ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ پڑھتے رہے۔ (مجمع الزوائد، ۵ / ۱۱۱- وقال الهيثمي اسناده حسن)

(۲) رَبٌّ (پروردگار) کا مطلب ہے جو ابتدا سے ہی، جب کہ انسان ابھی ماں کے پیٹ میں ہی ہوتا ہے، اس کی تدبیر و اصلاح کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ بالغ عاقل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ یہ تدبیر چند مخصوص افراد کے لیے نہیں، بلکہ، تمام انسانوں کے لیے کرتا ہے اور تمام انسانوں کے لیے ہی نہیں، بلکہ اپنی تمام مخلوقات کے لیے کرتا ہے، یہاں صرف انسانوں کا ذکر انسان کے اس شرف و فضل کے اظہار کے لیے ہے جو تمام مخلوقات پر اس کو حاصل ہے۔

(۳) جو ذات، تمام انسانوں کی پرورش اور نگہداشت کرنے والی ہے، وہی اس لائق ہے کہ کائنات کی حکمرانی اور بادشاہی بھی اس کے پاس ہو۔

(۴) اور جو تمام کائنات کا پروردگار ہو، پوری کائنات پر اسی کی بادشاہی ہو، وہی ذات اس بات کی مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور وہی تمام لوگوں کا معبود ہو۔ چنانچہ میں اسی عظیم و برتر ہستی کی پناہ حاصل کرتا ہوں۔

(۵) اَلْوَسْوَاسُ، بعض کے نزدیک اسم فاعل اَلْمُوَسْوِسُ کے معنی میں ہے اور بعض کے نزدیک یہ ذِي الْوَسْوَاسِ ہے۔

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔(۵)
(خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے۔[1] (۶)

وسوسہ، مخفی آواز کو کہتے ہیں۔ شیطان بھی نہایت غیر محسوس طریقوں سے انسان کے دل میں بری باتیں ڈال دیتا ہے، اسی کو وسوسہ کہا جاتا ہے۔ الخَنَّاسِ، (کھسک جانے والا یہ شیطان کی صفت ہے۔ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو یہ کھسک جاتا ہے اور اللہ کی یاد سے غفلت برتی جائے تو دل پر چھا جاتا ہے۔

(۱) یہ وسوسہ ڈالنے والوں کی دو قسمیں ہیں۔ شیاطین الجن کو تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو گمراہ کرنے کی قدرت دی ہے۔ علاوہ ازیں ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی ہوتا ہے جو اس کو گمراہ کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا وہ آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں! میرے ساتھ بھی ہے، لیکن اللہ نے اس پر میری مدد فرمائی ہے، اور وہ میرا مطیع ہو گیا ہے۔ مجھے خیر کے علاوہ کسی بات کا حکم نہیں دیتا۔ (صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة، باب تحریش الشیطٰن وبعثه سرایاه لفتنة الناس .....) اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرما تھے کہ آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے ملنے کے لیے آئیں۔ رات کا وقت تھا، آپ ﷺ انہیں چھوڑنے کے لیے ان کے ساتھ گئے۔ راستے میں دو انصاری صحابی وہاں سے گزرے، تو آپ ﷺ نے انہیں بلا کر فرمایا کہ یہ میری اہلیہ، صفیہ بنت حیی، ہیں۔ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ آپ کی بابت ہمیں کیا بدگمانی ہو سکتی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو ٹھیک ہے، لیکن شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کچھ شبہ نہ ڈال دے۔ (صحیح بخاری، کتاب الأحکام، والشهادة تکون عند الحاکم فی ولایة القضاء)

دوسرے شیطان، انسانوں میں سے ہوتے ہیں جو ناصح، مشفق کے روپ میں انسانوں کو گمراہی کی ترغیب دیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ شیطان جن کو گمراہ کرتا ہے یہ ان کی دو قسمیں ہیں، یعنی شیطان انسانوں کو بھی گمراہ کرتا ہے اور جنات کو بھی۔ صرف انسانوں کا ذکر تغلیب کے طور پر ہے، ورنہ جنات بھی شیطان کے وسوسوں سے گمراہ ہونے والوں میں شامل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جنوں پر بھی قرآن میں "رجال" کا لفظ بولا گیا ہے۔ (سورۃ الجن، ۶) اس لیے وہ بھی ناس کا مصداق ہیں۔

رموز اوقاف قرآن مجید

ہر زبان کے اہل زباں جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں، کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں، کہیں زیادہ اور اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لئے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں، جن کو رموز اوقاف قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہیں :

○ جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لگا دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول (ت) جو بصورت (ۃ) لکھی جاتی ہے۔ اور یہ وقف تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیئے، اب (ۃ) تو نہیں لکھی جاتی۔ چھوٹا سا دائرہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اس کو آیت کہتے ہیں۔ دائرہ پر اگر کوئی اور علامت نہ ہو تو رک جائیں ورنہ علامت کے مطابق عمل کریں۔

۵ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس موقع پر غیر کوفیین کے نزدیک آیت ہے۔ وقف کریں تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اس کا حکم بھی وہی ہے جو دائرہ کا ہے۔

م یہ علامت وقف لازم کی ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیئے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیئے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ "اٹھو۔ مت بیٹھو" جس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے، اگر ٹھہرا نہ جائے تو "اٹھو مت۔ بیٹھو" ہو جائے گا۔ جس میں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے۔ اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔

ط وقف مطلق کی علامت ہے۔ اس پر ٹھہرنا چاہیئے۔ یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز علامت وقف مجوّز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص علامت وقف مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑنا چاہیئے لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ (ص) پر ملا کر پڑھنا (ز) کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے الوصل اولیٰ کا اختصار ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔

صل قَدْ یُوصَلُ کا مخفف ہے۔ یہاں ٹھہرا بھی جاتا ہے اور کبھی نہیں۔ بوقت ضرورت وقف کر سکتے ہیں۔

قف یہ لفظ قِف ہے۔ جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے، جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

سکتہ سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیئے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفہ لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیئے لیکن سانس نہ توڑیں۔ سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے، وقفہ میں زیادہ۔

لا لا کے معنی نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیئے۔ آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیئے بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہیئے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

ك کذلک کا مخفف ہے، اس سے مراد ہے کہ جو رمز اس سے پہلی آیت میں آچکی ہے، اُس کا حکم اِس پر بھی ہے۔

∴ یہ تین نقاط والے دو وقف قریب قریب آتے ہیں۔ ان کو معانقہ کہتے ہیں۔ کبھی اس کو مختصر کر کے (مع) لکھ دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں وقف گویا معانقہ کر رہے ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے ایک پر ٹھہرنا چاہیئے دوسرے پر نہیں۔ ہاں وقف کرنے میں رموز کی قوت اور ضعف کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

نمبر شمار	نام سورت	صفحہ نمبر	شمار پارہ
۱	سورۃ الفاتحۃ	۱	۱
۲	سورۃ البقرۃ	۷	۱ - ۲ - ۳
۳	سورۃ آل عمران	۱۲۹	۳ - ۴
۴	سورۃ النساء	۲۰۱	۴ - ۵ - ۶
۵	سورۃ المائدۃ	۲۸۱	۶ - ۷
۶	سورۃ الأنعام	۳۴۰	۷ - ۸
۷	سورۃ الأعراف	۴۰۶	۸ - ۹
۸	سورۃ الأنفال	۴۷۷	۹ - ۱۰
۹	سورۃ التوبۃ	۵۰۴	۱۰ - ۱۱
۱۰	سورۃ یونس	۵۵۹	۱۱
۱۱	سورۃ ھود	۵۹۷	۱۱ - ۱۲
۱۲	سورۃ یوسف	۶۳۷	۱۲ - ۱۳
۱۳	سورۃ الرعد	۶۷۶	۱۳
۱۴	سورۃ إبراھیم	۶۹۴	۱۳
۱۵	سورۃ الحجر	۷۱۰	۱۳ - ۱۴
۱۶	سورۃ النحل	۷۲۶	۱۴
۱۷	سورۃ بنی إسرآءیل	۷۶۵	۱۵
۱۸	سورۃ الکھف	۷۹۸	۱۵ - ۱۶
۱۹	سورۃ مریم	۸۳۲	۱۶
۲۰	سورۃ طٰہٰ	۸۵۳	۱۶
۲۱	سورۃ الأنبیاء	۸۸۳	۱۷
۲۲	سورۃ الحج	۹۱۰	۱۷
۲۳	سورۃ المؤمنون	۹۳۹	۱۸
۲۴	سورۃ النور	۹۶۲	۱۸
۲۵	سورۃ الفرقان	۹۹۳	۱۸ - ۱۹
۲۶	سورۃ الشعرآء	۱۰۱۳	۱۹
۲۷	سورۃ النمل	۱۰۴۳	۱۹ - ۲۰

نمبر شمار	نام سورت	صفحہ نمبر	شمار پارہ
۲۸	سورۃ القصص	۱۰۶۸	۲۰
۲۹	سورۃ العنکبوت	۱۰۹۹	۲۰ - ۲۱
۳۰	سورۃ الروم	۱۱۲۳	۲۱
۳۱	سورۃ لقمان	۱۱۴۲	۲۱
۳۲	سورۃ السجدۃ	۱۱۵۵	۲۱
۳۳	سورۃ الأحزاب	۱۱۶۳	۲۱ - ۲۲
۳۴	سورۃ سبا	۱۱۹۷	۲۲
۳۵	سورۃ فاطر	۱۲۱۶	۲۲
۳۶	سورۃ یٰسٓ	۱۲۳۲	۲۲ - ۲۳
۳۷	سورۃ الصآفات	۱۲۴۹	۲۳
۳۸	سورۃ صٓ	۱۲۷۲	۲۳
۳۹	سورۃ الزمر	۱۲۹۰	۲۳ - ۲۴
۴۰	سورۃ المؤمن	۱۳۱۴	۲۴
۴۱	سورۃ حٰمٓ السجدۃ	۱۳۴۱	۲۴ - ۲۵
۴۲	سورۃ الشوریٰ	۱۳۶۰	۲۵
۴۳	سورۃ الزخرف	۱۳۷۷	۲۵
۴۴	سورۃ الدخان	۱۳۹۶	۲۵
۴۵	سورۃ الجاثیۃ	۱۴۰۵	۲۵
۴۶	سورۃ الأحقاف	۱۴۱۵	۲۶
۴۷	سورۃ محمد	۱۴۲۸	۲۶
۴۸	سورۃ الفتح	۱۴۴۱	۲۶
۴۹	سورۃ الحجرات	۱۴۵۵	۲۶
۵۰	سورۃ قٓ	۱۴۶۳	۲۶
۵۱	سورۃ الذاریات	۱۴۷۲	۲۶ - ۲۷
۵۲	سورۃ الطور	۱۴۸۲	۲۷
۵۳	سورۃ النجم	۱۴۹۱	۲۷
۵۴	سورۃ القمر	۱۵۰۰	۲۷
۵۵	سورۃ الرحمٰن	۱۵۱۰	۲۷
۵۶	سورۃ الواقعۃ	۱۵۲۰	۲۷

نمبر شمار	نام سورت	صفحہ نمبر	شمار پارہ
۵۷	سورۃ الحدید	۱۵۳۱	۲۷
۵۸	سورۃ المجادلۃ	۱۵۴۳	۲۸
۵۹	سورۃ الحشر	۱۵۵۳	۲۸
۶۰	سورۃ الممتحنۃ	۱۵۶۳	۲۸
۶۱	سورۃ الصف	۱۵۷۱	۲۸
۶۲	سورۃ الجمعۃ	۱۵۷۶	۲۸
۶۳	سورۃ المنافقون	۱۵۸۰	۲۸
۶۴	سورۃ التغابن	۱۵۸۴	۲۸
۶۵	سورۃ الطلاق	۱۵۹۰	۲۸
۶۶	سورۃ التحریم	۱۵۹۷	۲۸
۶۷	سورۃ الملک	۱۶۰۳	۲۹
۶۸	سورۃ القلم	۱۶۱۰	۲۹
۶۹	سورۃ الحآقۃ	۱۶۱۹	۲۹
۷۰	سورۃ المعارج	۱۶۲۵	۲۹
۷۱	سورۃ نوح	۱۶۳۱	۲۹
۷۲	سورۃ الجن	۱۶۳۷	۲۹
۷۳	سورۃ المزمل	۱۶۴۴	۲۹
۷۴	سورۃ المدثر	۱۶۴۹	۲۹
۷۵	سورۃ القیامۃ	۱۶۵۶	۲۹
۷۶	سورۃ الدھر	۱۶۶۱	۲۹
۷۷	سورۃ المرسلات	۱۶۶۷	۲۹
۷۸	سورۃ النبإ	۱۶۷۳	۳۰
۷۹	سورۃ النازعات	۱۶۷۸	۳۰
۸۰	سورۃ عبس	۱۶۸۴	۳۰
۸۱	سورۃ التکویر	۱۶۸۸	۳۰
۸۲	سورۃ الانفطار	۱۶۹۲	۳۰
۸۳	سورۃ المطففین	۱۶۹۵	۳۰
۸۴	سورۃ الانشقاق	۱۶۹۹	۳۰
۸۵	سورۃ البروج	۱۷۰۳	۳۰

نمبر شمار	نام سورت	صفحہ نمبر	شمار پارہ
۸۶	سورة الطارق	۱۷۰۶	۳۰
۸۷	سورة الأعلى	۱۷۰۹	۳۰
۸۸	سورة الغاشية	۱۷۱۱	۳۰
۸۹	سورة الفجر	۱۷۱۴	۳۰
۹۰	سورة البلد	۱۷۱۸	۳۰
۹۱	سورة الشمس	۱۷۲۱	۳۰
۹۲	سورة الليل	۱۷۲۳	۳۰
۹۳	سورة الضحىٰ	۱۷۲۶	۳۰
۹۴	سورة الشرح	۱۷۲۷	۳۰
۹۵	سورة التين	۱۷۲۹	۳۰
۹۶	سورة العلق	۱۷۳۰	۳۰
۹۷	سورة القدر	۱۷۳۳	۳۰
۹۸	سورة البينة	۱۷۳۴	۳۰
۹۹	سورة الزلزال	۱۷۳۷	۳۰
۱۰۰	سورة العاديات	۱۷۳۸	۳۰
۱۰۱	سورة القارعة	۱۷۴۰	۳۰
۱۰۲	سورة التكاثر	۱۷۴۲	۳۰
۱۰۳	سورة العصر	۱۷۴۳	۳۰
۱۰۴	سورة الهمزة	۱۷۴۴	۳۰
۱۰۵	سورة الفيل	۱۷۴۵	۳۰
۱۰۶	سورة قريش	۱۷۴۶	۳۰
۱۰۷	سورة الماعون	۱۷۴۷	۳۰
۱۰۸	سورة الكوثر	۱۷۴۸	۳۰
۱۰۹	سورة الكافرون	۱۷۵۰	۳۰
۱۱۰	سورة النصر	۱۷۵۱	۳۰
۱۱۱	سورة تبت	۱۷۵۲	۳۰
۱۱۲	سورة الإخلاص	۱۷۵۳	۳۰
۱۱۳	سورة الفلق	۱۷۵۴	۳۰
۱۱۴	سورة الناس	۱۷۵۶	۳۰

إنّ وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

في المملكة العربية السعودية

المشرفة على مجمع الملك فهد

لطباعة المصحف الشريف في المدينة المنورة

إذ يسرُّها أن يُصدِر المجمعُ هذه الطبعة من القرآن الكريم

وترجمة معانيه إلى اللغة الأردية

تسأل الله أن ينفع به الناس

وأن يجزي

خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبد العزيز آل سعود

أحسنَ الجزاء على جهوده العظيمة في نشر كتاب الله الكريم

والله وليُّ التوفيق